عالمِ اسلام کی مایہ ناز شخصیت سعودی عرب کے مفتیِ اعظم

سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز کا سانحہ ارتحال

سعودی عرب کے مفتیِ اعظم، عالم اسلام کی عصر حاضر میں سب سے بلند پایہ اور سربرآوردہ علمی شخصیت، امتِ مسلمہ کے متفقہ فقیہ و محدث سماحۃ الشیخ عبد العزیز بن باز مورخہ ۱۳ مئی بروز جمعرات انتقال فرمائے گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

شیخ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں، وہ اپنے علم و فضل، زہد و تقوی، خشیت و للّٰہیت اور جود و سخا کی وجہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں میں بستے رہیں گے۔ ان جیسی شخصیتیں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔ وہ بصارت سے محروم تھے۔ مگر ہزاروں اہلِ بصیرت نے ان کی صحبت سے بصیرت پائی۔ ان کی فقہی بصیرت سے قرونِ اولیٰ کے فقہاء امت کی یاد تازہ ہوگئی تھی۔ بلا شبہ لاکھوں افراد نے ان کی بصیرت کی بدولت رشد و ہدایت پائی۔ مرحوم نے ۸۹ برس عمر پائی۔ اور پوری زندگی اسلام اور مسلمانوں کی خدمت میں صرف کردی۔ انکی وفات پوری ملتِ اسلامیہ عموماً اور سعودی قوم خصوصاً ایک مشفق و مہربان اور عظیم انسان سے محروم ہوگئی ہے۔ سعودی عرب میں تو بادشاہ تک سبھی لوگ انہیں "سماحۃ الوالد الکریم" والد بزرگوار کہہ کر پکارتے تھے۔ (اللھم اغفرلہ وارحمہ)

سوانحی خاکہ: مرحوم ذوالحجہ ۱۳۲۰ھ کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۴۶ھ میں آنکھوں کے مرض میں مبتلا ہوئے اور نظر کمزور ہوگئی اور ۱۳۵۰ھ میں بینائی سے محروم ہوگئے...... آپؒ نے بچپن میں ہی قرآن پاک حفظ کر لیا اور طلبِ علم میں مشغول ہوگئے۔ اپنے دور کے بڑے بڑے علماء سے کسب فیض کیا جن میں سرِ فہرست درج ذیل ہیں۔

۱۔ الشیخ محمد عبد اللطیف آلِ شیخ۔ ۲۔ الشیخ صالح بن عبد العزیز آلِ شیخ ۳۔ الشیخ سعد بن حمد العتیق

۴۔ الشیخ حمد بن فارس ۵۔ اس وقت کے مفتیِ اعظم سعودی عرب سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم آل شیخ۔

آخر الذکر سے خصوصاً انہوں نے دس برس تک علومِ شریعت حاصل کیے۔ ۱۳۵۷ھ میں تحصیل علم سے رسمی فراغت کے بعد قاضی متعین کردیئے گئے۔

۱۳۷۲ھ میں ریاض منتقل ہوگئے اور "معہد الریاض العلمی" میں مسندِ تدریس پر رونق افروز ہوگئے۔ پھر جب ۱۳۷۳ھ میں شریعت کالج قائم ہوا تو وہاں فقہ و حدیث اور عقیدے کے استاذ مقرر کردیئے گئے اور اس کے ساتھ آپؒ نے ریاض کی الجامع الکبیر میں حلقہ درس کا آغاز کردیا جو تا حال جاری تھا۔ ۱۳۸۱ھ میں مدینہ منورہ میں اسلامی یونیورسٹی قائم ہوئی تو اس کے وائس چانسلر کے لئے حکومت کی نگاہِ انتخاب شیخ موصوف پر پڑی۔ اور ۱۳۹۰ھ میں آپؒ کو ترقی دے کر چانسلر بنادیا گیا۔ مدینہ طیبہ میں ۱۴ برس قیام کے دوران اپنے منصبی فرائض کے علاوہ مسجد نبویؐ میں درس کا سلسلہ بھی جاری رکھا، جو ان کی بہت بڑی سعادت ہے۔ زندگی بھر بے حد سرکاری و علمی مصروفیات کے باوجود آپؒ نے تقریباً ۲۲ تالیفات صدقہ جاریہ کے طور پر چھوڑی ہیں۔ جن میں بعض کئی کئی جلدوں پر مشتمل ہیں۔ آپ حیران ہوں گے کہ آنکھوں سے محروم یہ عظیم اور سعادت مند انسان بیک وقت درج ذیل مناصب اور ذمہ داریوں میں مصروف تھے۔

۱۔ ادارت البحوث العلمیہ والافتاء کے صدر ۲۔ مجلس کبار علماء (سعودی عرب میں علماء کی سب سے بڑی کمیٹی) کے ممبر

۳۔ مستقل کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء کے چیئرمین ۴۔ رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیسی کے صدر و ممبر

۵۔ مساجد کی عالمی مجلس اعلی کے صدر ۶۔ رابطہ عالم اسلامی کے مجمع فقہی کے چیئرمین

۷۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی مجلس اعلیٰ کے ممبر ۸۔ مجلس اعلی للدعوۃ الاسلامیہ کے ممبر

ان سرکاری مصروفیات کے ساتھ ساتھ اپنے مشاغل بھی جاری رکھے ہوئے تھے۔ کمال یہ ہے کہ اس سب کے ساتھ روزانہ دو گھنٹے صرف اپنے پڑھنے کے لئے خاص تھے۔

دنیا بھر کے محتاج اور ضرورت مندوں کی مدد اور احوال پُرسی انکی طبعیت کا حصہ بن چکی تھی۔ مدت سے ان کا عہدہ وزیر کے برابر تھا۔ مگر وہ ایک درویش صفت اور منکسر المزاج، رحم دل غمگسار کی حیثیت سے جانے جاتے تھے۔ اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔ انکی وفات سے بلا مبالغہ لاکھوں اہل علم یتیم ہو گئے ہیں۔ (اندوھگین۔ ڈاکٹر حافظ عبدالرشید اظہر فاضل مدینہ یونیورسٹی)

عالمِ اسلام کے ممتاز عالمِ دین اور مسجدِ نبویؐ کے مدرس

سماحۃ الشیخ عمر بن محمد فلاتہ کا سانحہ ارتحال!

یہ خبر نہایت رنج والم کے ساتھ سنی گئی۔ کہ دنیائے اسلام کے ممتاز سکالر اور نامور عالمِ دین مسجدِ نبوی کے مدرس سماحۃ الشیخ عمر بن محمد فلاتہ حج سے ایک روز قبل اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

الشیخ عمر بن محمد فلاتہ رحمہ اللہ علمی حلقوں میں تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ آپؒ کا شمار عالمِ اسلام کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے۔ آپؒ کو یہ شرف حاصل ہے کہ مسجدِ نبویؐ میں پچاس سال تک حدیث کا درس دیتے رہے اور اکنافِ عالم سے طلبہ فیض حاصل کرتے رہے۔ اور آج پوری دنیا میں آپؒ کے ہزاروں شاگرد دین کی خدمت اور اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ آپؒ نے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد اسلام کی اشاعت اور اس کی تدریس کا انتخاب کیا آپؒ فرمایا کرتے تھے کہ میرے رفقاء نے سیاسی راستہ اختیار کیا اور آج بڑے بڑے عہدوں حتی کہ وزارت پر متمکن ہیں۔ لیکن میں نے دینی علوم کا راستہ اختیار کیا۔ اور مسجد نبویؐ اور دارالحدیث میں تدریسی فرائض سرانجام دیئے۔ جس کی بدولت اللہ تعالی نے بڑی عزت بخشی۔ میرے رفقاء کو کوئی نہیں جانتا اور نہ ہی کوئی ان کے ناموں سے آشنا ہے۔ لیکن دنیا کا کوئی کونہ ایسا نہیں جہاں میرا شاگرد موجود نہ ہو اور سب میرے لئے دعا گو ہیں۔ یہ عزت، شہرت اور وقار صرف دین کی بدولت ملی۔ جس پر میں ہمیشہ اللہ تعالی کا شکر گزار ہوں۔

آپؒ عالمی شہرت یافتہ اسلامک یونیورسٹی مدینہ منورہ کے سیکرٹری جنرل بھی رہے۔ آپؒ کی اعلی صلاحیتوں کی بدولت یہ یونیورسٹی دنیا میں متعارف ہوئی۔ اور اس کا عالمی معیار دو چند ہوا۔ آپؒ کے دور میں زیرِ تعلیم طلبہ جانتے ہیں کہ آپؒ کے حسن اخلاق اور طلبہ کے ساتھ مشفقانہ رویے کی وجہ سے یونیورسٹی کا ماحول انتہائی خوشگوار ہوتا تھا۔ اور آپؒ کی بدولت اکنافِ عالم سے طلبہ کو بڑی آسانی سے داخلہ مل جایا کرتا تھا۔ بالخصوص افریقی ممالک کے طلبہ پر بڑی عنایت کیا کرتے تھے۔ آپؒ کی نرم مزاجی اور طلبہ کے ساتھ محبت کا یہ عالم تھا۔ کہ تنخواہ کا بیشتر حصہ طلبہ میں تقسیم کر دیا کرتے تھے۔ اور شادی شدہ طلبہ کو ان کی ضروریات کیلئے اچھی خاصی رقم عنایت کر دیا کرتے تھے۔

آپؒ کلیۃ الحدیث (حدیث فیکلٹی) میں حدیث اور اس کے علوم پر لیکچر دیا کرتے تھے۔ اور آپ کا درس بہت علمی اور معلوماتی ہوا کرتا تھا۔ محدثینؒ کے ساتھ آپؒ کو والہانہ عقیدت تھی اور بڑے احترام سے انکا نام لیا کرتے تھے۔ اور اہلحدیث مکتبہ فکر

کو ہی فرقہ ناجیہ کہا کرتے تھے۔ کہ آپؒ کو اہلحدیث حضرات سے بڑی محبت تھی۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کو کئی مرتبہ آپ کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔ ان کی دعوت پر آپؒ نے آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقدہ لاہور میں شرکت کی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور لاکھوں افراد نے آپؒ کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا کی۔ آپ کے خطبات منہج نبویؐ کی صحیح عکاسی کرتے ہیں۔ جس میں اسلامی عقائد، اتباعِ قرآن و سنت، فکرِ آخرت اور صحیح اسلامی ثقافت پر سیر حاصل بحث کی گئی۔

یونیورسٹی سے ریٹائر منٹ کے بعد آپؒ نے اپنی زندگی دار الحدیث کیلئے وقف کر دی تھی۔ اس میں ایک عظیم الشان لائبریری قائم کی اور اپنی تمام کتب اس کے لئے وقف کر دیں۔ اور اسکا نام "مکتبہ اہلحدیث" تجویز کیا۔ آپؒ کی نگرانی میں تعمیر ہونے والا یہ مثالی ادارہ لوگوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ حتیٰ کہ مدینہ منورہ کے گورنر شہزادہ عبدالمجید بن عبدالعزیز آلِ سعود نے اس کی فنی تعمیر سے متاثر ہو کر خصوصی ایوارڈ سے نوازا، اور خود دار الحدیث میں تشریف لا کر اسکی تحسین کی۔ سماحۃ الشیخ عمر بن محمد فلاتہ کا شمار نابغہ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے۔ آپؒ کی اچانک رحلت سے عالم اسلام ایک ممتاز اسلامی سکالر اور مجاہد سے محروم ہو گیا ہے۔ خصوصاً دین کے متلاشیوں کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرمائے اور انکا شمار صالحین میں کرے۔ ان کے نیک اعمال قبول فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آپؒ کا جنازہ مسجد نبویؐ میں ادا کیا گیا اور جنت البقیع میں آپؒ کو دفن کیا گیا۔ اللھم اغفرلہ وارحمہ واکرم نزلہ،

رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی کا اظہارِ تعزیت اور غائبانہ نمازِ جنازہ

رئیس الجامعہ علامہ محمد مدنی صاحب نے عالمِ اسلام کے غم گسار اور مفتی اعظم سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن باز، فضیلۃ الشیخ عمر بن محمد فلاتہ اور فضیلۃ الشیخ عبدالقادر حبیب اللہ السندی کی یکے بعد دیگرے اموات کو عظیم سانحہ اور امتِ مسلمہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا ہے۔ مرکزی جامع مسجد چوک اہلحدیث میں خطبہ جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علامہ محمد مدنی صاحب نے انکی خدمات کو سراہا اور انکے لئے دعائے مغفرت کی۔ اور نماز جمعہ کے بعد انکی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

مدیر جامعہ علوم اثریہ حافظ عبدالحمید عامر نے جامعہ کی عظیم جامع مسجد سلطان اہلحدیث میں اور مدیر الجامعۃ الاثریہ للبنات حافظ احمد حقیق نے توحید چوک (لاہور موڑ) پر واقع جامع مسجد اہلحدیث میں اپنے اپنے خطباتِ جمعہ سے خطاب کرتے ہوئے مفتی اعظم سعودی عرب الشیخ ابن باز اور الشیخ عمر فلاتہ کی وفات پر عالم اسلام کے لئے انکی عظیم اسلامی خدمات کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا اور نماز جمعہ کے بعد انکی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔

اسکے علاوہ ضلع بھر میں دیگر مساجد میں بھی خطباء حضرات نے انکی وفات کو عظیم المیہ قرار دیتے ہوئے انکی غائبانہ نماز جنازہ پڑھائی۔ "اللھم اغفرلھم وارحمھم واکرم نزلھم ووسع مدخلھم"

مناظرِ اسلام حضرت حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب کیلئے دعائے صحت کی اپیل

رئیس المناظرین حضرت مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی صاحب طویل عرصہ سے صاحبِ فراش ہیں۔ اور اب طبعیت کی شدید علالت کی وجہ سے انہیں گزشتہ دو ماہ سے اتفاق ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے۔ جہاں وہ زیرِ علاج ہیں۔ زیادہ تر غنودگی کی کیفیت رہتی ہے۔ بیمار پرسی کرنے والوں کو پہچانتے ہیں۔ احباب جماعت سے انکی صحت کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے۔ (ادارہ حرمین)